مستحسن خیال (ملتان)

غزل

بہت نکروہ چہرے ہو رہے ہیں — مگر سب آئینوں کو دھو رہے ہیں
الٰہی خیر ہو سارے محافظ! — کھلی آنکھیں ہیں لیکن سو رہے ہیں
انہی کے پاس ہے نظمِ گلستاں — جو صبح و شام کانٹے بو رہے ہیں
ہمارے قتل پر مامور تھے جو — وہی مظلوم بن کر رو رہے ہیں
بڑا خوش بخت ہے دشمن ہمارا — ہم اپنے آپ دشمن ہو رہے ہیں
ہمیں تو غم کسی کا کھا رہا ہے — پرایا بوجھ ہے جو ڈھو رہے ہیں
ہمارا شوق ہے خود کو گنوانا — بہت کھویا ہے باقی کھو رہے ہیں
فصیلِ ہجر کے اُس پار دیکھو — ابھی تک رو رہے ہیں جو رہے ہیں
شجر پر سنگ باری ہو رہی ہے — محبت خنجروں سے بو رہے ہیں
محبت ختم کب کی ہو چکی ہے — وہ اب دشمن ہیں ساجن جو رہے ہیں
کوئی ان ہونی جیسے ہو گئی ہے — سبھی حیران ایسے ہو رہے ہیں
سنبھالو سارے مستحسن یہ آنسو — چمک اپنی ستارے کھو رہے ہیں

❁ ❁ ❁ ❁

حکیم غلام نبی امرتسری

قطعہ

ہم کو بیگم نے کہا تھا کہ پرے ہٹ تو ذرا
اور ہٹ اور تو ہم ہٹ گئے فی الفور پرے
پوچھ بھیجا ہے یہ لندن سے کراچی میں انہیں
اتنا کافی ہے کہ ہٹ جاؤں ذرا اور پرے